151062 ـ شادى سے پہلے بيوى كو مہر ديا اور شادى كى تقريب كے اخراجات بھى اسى ميں شامل كيے تو كيا طلاق كے بعد يہ اخراجات مہر ميں شامل كيے جائينگے ؟

سوال

طرفين كے مابين يہ طے پايا كہ مہر مقدم پانچ ہزار ڈالر اور مہر مؤخر پانچ ہزار ہوگا، پيشگى پانچ ہزار ميں عقد نكاح اور وليمہ كى تقريب كے اخراجات ہونگے، يہ كہا جا سكتا ہے كہ ايك ہزار عقد نكاح كى تقريب پر خرچ ہوئے، ليكن رخصتى سے قبل (دولہا اور دلہن كے آپ ميں بالكل ازدواجى تعلقات قائم نہيں ہوئے اور نہ ہى وہ ايك گھر ميں رہے ہيں.... الخ) طلاق كا مطالبہ كر ديا گيا، تو كيا اس حالت ميں نصف مہر كى ادائيگى ہوگى جس ميں سے ايك ہزار كٹوتى كر لى جائے يعنى بيوى كو چار ہزار ادائيگى كى جائيگى ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جب كوئى شخص اپنى بيوى كو دخول و رخصتى سے قبل طلاق دے تو بيوى كو نصف مہر ادا كرنا ہوگا؛ يعنى مہر مقدم اور مؤخر دونوں كا نصف؛ اس ليے كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور اگر تم ان عورتوں كو ہاتھ لگانے (ہم بسترى) سے قبل طلاق دے دو اور ان كا مہر مقر كر چكے تو مقرر كردہ مہر كا نصف ادا كرنا (لازم) ہے، ليكن اگر وہ خود معاف كر ديں يا وہ شخص معاف كر دے جس كے ہاتھ ميں نكاح كى گرہ ہے، اور تمہارا معاف كرنا تقوى كے زيادہ قريب ہے، اور تم آپس ميں احسان كرنا مت بھولو، يقينا اللہ تعالى جو تم كر رہے ہو وہ خوب ديكھ رہا ہے البقرۃ (237).

دوم:

نكاح كے وليمہ كى تقريب اور وليمہ خاوند كے ذمہ ہے بيوى كى ذمہ دارى نہيں، ليكن اگر بيوى بطور تعاون كرتى ہے تو اس ميں كوئى حرج نہيں.

سوم:

اگر يہ اتفاق ہوا ہو كہ پانچ ہزار مہر مقدم ہوگا اور اس ميں سے عقد نكاح اور وليمہ كے اخراجات ليے جائيں گے، اور

اخراجات ایک ہزار ہوں تو یہاں دو احتمال ہیں:

پہلا احتمال: یہ اخراجات مہر میں شامل نہیں ہونگے کیونکہ مہر تو خالصتا بیوی کا حق ہے، اور ولیمہ کرنا اور شادی کی تقریب بیوی کی ذمہ داری نہیں بلکہ خاوند کی ہے تو اس طرح مہر مقدم چار ہزار ہوگا، اور مہر مؤخر پانچ ہزار اور مکمل مہر نو ہزار ہوا، اس لیے اگر رخصتی و دخول سے قبل طلاق ہو جائے تو نصف مہر یعنی ساڑھے چار ہزار کی ادائیگی کرنا ہوگی.

دوسرا احتمال: مہر مقدم پانچ ہزار ہو اور بیوی اس میں سے عقد نکاح اور ولیمہ کے اخراجات بطور تعاون ادا کرے، اس طرح اگر طلاق رخصتی سے قبل ہوئی تو اسے نصف مہر دیا جائیگا، یعنی پانچ ہزار کیونکہ مہر دس ہزار مقرر کیا گیا ہے، اور بیوی کو اپنے ایک ہزار تعاون و ہبہ میں رجوع کا حق ہے کیونکہ یہ خالص ہبہ نہیں بلکہ شادی کی تکمیل کے لیے تھا اس لیے جب خاوند کی جانب سے طلاق ہوئی تو یہ شادی کی تکمیل نہیں، لہذا بیوی کو ایک ہزار واپس لینے کا حق حاصل ہوا.

تیسرا احتمال بنانا کہ: وہ یہ کہ نصف مہر پانچ ہزار کیا جائے اور اس میں سے اخراجات کی کٹوتی کر لی جائے اس لیے چار ہزار کی ادائیگی کرنا غلط ہے؛ کیونکہ بیوی یہ اخراجات برداشت نہیں کریگی، اور اسی طرح ان اخراجات کو بیوی کے مہر میں شامل کرنا بھی صحیح نہیں ہے.

حاصل یہ ہوا کہ: تقریب کے اخراجات یا تو ابتدا میں ہی مہر سے خارج ہونگے، اور یہی پہلا احتمال ہے، یا پھر وہ مہر میں داخل ہونگے جو بیوی نے بطور تعاون دیے ہیں، اور یہ دوسرا احتمال ہے، اور بیوی کو اس سے رجوع کرتے ہوئے طلب کرنے کا حق حاصل ہے.

دوسرا احتمال زیادہ ظاہر معلوم ہوتا ہے اور واقع حال کی بھی یہی زیادہ قریب بھی ہے.

واللہ اعلم .